عبدالرحمٰن باوا
ڈائریکٹر ختم نبوت اکیڈمی (لندن)

قادیانی جھگڑے، مباہلہ اور ''منارۃ المسیح''

گزشتہ ماہ اپنے ایک کالم میں قادیانی جماعت کے اندر رونما ہونے والے واقعات کا تذکرہ کیا تھا اور بتایا تھا کہ کینیڈا کی قادیانی جماعت میں کس نوعیت کے جھگڑے چل رہے ہیں۔ کھلم کھلا قادیانی خلافت پر تنقید ہو رہی ہے اور معاملات حکومتی سطح پر اٹھائے جا رہے ہیں۔ یہ تو ہلکی سی تصویر ہے' ویسے درون خانہ جو کچھ ہو رہا ہے' وہ بہت گھمبیر ہے۔ مرزا محمود، مرزا ناصر، مرزا طاہر کے زمانہ خلافت میں کسی خلیفہ پر تنقید تو کجا اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ حال ہی میں کینیڈا میں ایک قادیانی کا نظام جماعت سے اخراج ہوا ہے۔ اس کا قصور غالباً یہ بتایا گیا کہ اس نے مرزا مسرور سے چار ملین ڈالر کی وضاحت طلب کی تھی۔ راولپنڈی سے اطلاع یہ ہے کہ وہاں ۸۰ گھرانوں کے افراد کو جماعت سے اس لیے خارج کر دیا گیا کہ انہوں نے بلدیاتی انتخاب میں اپنا حق رائے دہی استعمال کیا اور یہ قادیانی قانون میں ناقابل معافی جرم ہے۔

ایک خبر جو کہ تقریباً پانچ ماہ پرانی ہے لیکن انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ غالباً مذہبی حلقوں سے اوجھل رہی ہوگی۔ خبر کے مطابق قادیانیوں کے تیسرے سربراہ آنجہانی مرزا ناصر کے صاحبزادہ مرزا فرید کو انسانوں کی سمگلنگ کیس کے سلسلے میں کراچی میں ایک ہوٹل سے ایف آئی اے نے گرفتار کیا تھا۔ اس پر الزام تھا کہ اس نے ۳۵.املین روپے کے عوض کچھ لوگوں کو بیرون ملک ملازمت کے لیے اسمگل کرنا تھا لیکن اس نے نہ تو معاہدہ پر عمل کیا اور نہ ہی رقم لوٹائی۔ رقم کا مطالبہ کرنے پر جو چیک جاری کیے' وہ بھی کیش نہ ہو سکے۔ (دی نیوز۔ ۶/اکتوبر ۲۰۰۵ء)

حیرت کی بات ہے کہ قادیانی جماعت میں ایک انتہائی ذمہ دار شخص (خلیفہ) کے بیٹے کی یہ مذموم حرکت۔ جان چھڑانے کے لیے یہ کہہ دیا جائے گا کہ وہ جماعت کے کسی عہدہ پر فائز نہیں۔ یہ اس کا اپنا ذاتی فعل ہے۔ ایک اہم خبر یہ ہے کہ آنجہانی مرزا طاہر کی نعش جو یہاں مدفون ہے' قادیان (مشرقی پنجاب) لے جانے کی غالباً کوشش ہو رہی تھی لیکن حکومت ہند نے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ قادیانیوں کا یہ منصوبہ بھی دھرے کا دھرا رہ گیا۔ دسمبر ۲۰۰۵ء میں قادیانی جلسہ سالانہ منعقدہ قادیان میں شرکت کے لیے قادیانی سربراہ مرزا مسرور نے بھارت کا سفر کیا۔ دہلی سے امرتسر بذریعہ ریل سفر کیا ،امرتسر میں چند گھنٹے قیام کیا۔ ''الفضل'' لندن میں رپورٹ لکھنے والے نے امرتسر کے حوالے سے مولانا عبدالحق غزنوی مرحوم اور مرزا قادیانی کے درمیان جو ۱۸۹۳ء میں ہونے والے مباہلہ کا ذکر چھیڑ دیا اور لکھا کہ یہ مباہلہ امرتسر کی عیدگاہ متصل مسجد خان بہادر حاجی محمد شاہ میں ہوا تھا اور لکھا کہ ''آج امرتسر کی سرزمین نے ایک بار پھر مباہلہ کی سچائی دیکھی۔ مرزا قادیانی کا پوتا مرزا مسرور اس سرزمین پر آیا اور حکومتی انتظامیہ کی طرف سے مرزا مسرور کو وی آئی پی پروٹوکول دیا گیا اور دوسری طرف

عبدالحق غزنوی اور مرزا قادیانی کے مابین ہونے والے مباہلے کا نتیجہ نہیں کہ مرزا قادیانی، مولانا مرحوم کی زندگی میں ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ہلاک ہوگیا۔ کیا مرزا قادیانی نے یہ نہیں کہا تھا کہ مباہلہ کرنے والوں میں جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہوجاتا ہے۔''

مولانا مرحوم کا انتقال ۱۶ مئی ۱۹۱۷ء کو ہوا تھا۔ امرتسر کی یہ سرزمین اور اس شہر کا یہ تاریخی عیدگاہ کا میدان قیامت کی صبح تک یہ اعلان کرتا رہے گا کہ مرزا جھوٹا تھا۔ وی آئی پی پروٹوکول تو انسانی ہاتھوں میں ہوتا ہے جبکہ سچے اور جھوٹے کے درمیان فیصلہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ہاتھوں انجام پاتا ہے۔ درمیان میں ایک نکتہ عرض کرتا چلوں کہ جب مرزا طاہر نے ۱۹۹۸ء میں دنیا بھر کے علمائے کرام کو مباہلے کا چیلنج دیا تو علمائے کرام نے اس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے اعلان کیا کہ مرزا طاہر مباہلے کے لیے تاریخ، وقت اور مقام خود مقرر کر کے میدان میں نکلے تو وہ یہ بہانہ بنا کر مباہلہ سے فرار ہوگیا کہ مباہلے کے لیے میدان میں ہی نکلنا ضروری نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی شان کہ قادیانی رپورٹر سے خود ہی ''الفضل'' ۲۰ تا ۲۶ جنوری میں لکھوا دیا کہ ''مرزا قادیانی کے ساتھ مولانا عبدالحق غزنوی کا مباہلہ امرتسر کے عیدگاہ میدان میں ہوا تھا۔''

مرزا مسرور نے اپنے قادیان میں قیام کے دوران ''مینارۃ المسیح'' کا معائنہ بھی کیا۔ رپورٹر نے اس کی تعمیر کے سلسلے میں لکھا کہ ''مینارہ کی بنیاد ۱۳؍ مارچ ۱۹۰۳ء میں رکھی گئی۔ مرزا قادیانی کی زندگی میں تکمیل نہیں ہوئی۔ ۲۷؍ نومبر ۱۹۱۴ء میں مرزا محمود نے دوبارہ تعمیر کا کام شروع کرایا اور ۱۷؍ فروری ۱۹۲۳ء کو یہ پایۂ تکمیل کو پہنچا۔'' جب میں نے اس تحریر کو پڑھا تو ذہن میں وہ نقشہ گھوم گیا جو حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے نزول کے بارے میں احادیث میں آیا ہے کہ ان کا نزول دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی مینارہ پر ہوگا۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے اپنا نزول ثابت کرنے کے لیے قادیان میں ''مینارۃ المسیح'' کی تعمیر شروع کی۔ اللہ کی شان کہ مینارہ کی تعمیر مرزا قادیانی کے مرنے کے ۱۵ سال بعد مکمل ہوئی۔ گویا ''حضرت صاحب'' کا نزول پہلے اور مینارہ بعد میں مکمل ہوا۔